بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز جنازہ کے بعد

مسنون دُعائیں

(بمعہ مانعین کے اعتراضات کے جوابات)

از قلم

محقق اہل سنت نیرّ ملت پیر طریقت اسیرِ دیار حبیب ﷺ حضرت علامہ

مجددی، باروی چشتی سلیمانی
سعیدی قادری، رضوی

مولانا اللہ بخش نیرّ

0300-8762350

آستانہ عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

ترتیب: صاحبزادہ احمد رضا اعظمی المجددی

ناشر

ادارہ تحقیقات نیرّ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

پنجاب (پاکستان) 0300-8762360----0303-7448830

عرض حال

الحمدلله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آله واصحابه اجمعین امابعد

علمائے حق اہل سنت والجماعت نے نماز جنازہ کے بعد صفیں توڑ کر دعا مانگنے کے دلائل قرآن و احادیث صحیحہ اور اقوال آئمہ واولیاء سے پیش کر کے اتمام حجت کر دی تو مانعین نے یہ شوشہ چھوڑا اور عوام اہل سنت کو یہ کہہ کر پریشان کرنا شروع کر دیا کہ وہ دعا کے الفاظ کتب احادیث سے دکھائیں جو زبان رسول ﷺ سے نکلے۔

اب جواب حاضر ھے

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

دلیل نمبر 1 المعجم الکبیر ص249 ج22 مجمع الزوائد ص34 ج3 یزید بن رکانہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ جب میت پر نماز جنازہ پڑھتے تو چار تکبیریں پڑھتے پھر یہ دعا کرتے۔

جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''اے اللہ تیرا بندہ اور تیری بندی کا بندہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کو عذاب دینے سے غنی ہے پس اگر یہ نیک ہے تو تو اس کی نیکی میں زیادہ کر اور اگر یہ برا ہے تو تو اس کی برائی سے درگزر فرما پھر جو اللہ چاہتا آپ اس کیلئے دعا کرتے''۔

بحوالہ تفسیر التبیان القرآن ص۲۴۶ ج۴

فائدہ

اس حدیث میں چار تکبیروں کے بعد دعا کا ذکر ہے اس لئے اس دعا سے مراد وہ دعا ہے جو نماز جنازہ کے بعد پڑھی جائے کیونکہ جو دعا نماز جنازہ کے اندر پڑھی جاتی ہے وہ تین تکبیروں کے

بعد پڑھی جاتی ہے اور حدیث پاک میں تصریح ہے کہ یہ دعا چار تکبیروں کے بعد پڑھی گئی۔ اور اگر کوئی مخالف اس پر اصرار کرے کہ چار تکبیروں کے بعد یہ دعا نماز جنازہ کے اندر پڑھی گئی تھی اور اس کے بعد سلام پڑھا گیا تو لازماً سلام سے پہلے بھی ایک تکبیر پڑھی جائے گی اور اس طرح نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں ہو جائیں گی اور یہ اجماع کے خلاف ہے۔

البدائع والصنائع ص۱۴۲ ج ۲ میں ہے اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔

شیعہ کی معتبر ترین کتاب بقول شیعہ مصدقہ امام مہدی میں نماز جنازہ کی چار تکبیریں درج ہیں۔

معترض مانع کا یہ اعتراض کہ اس حدیث میں چار تکبیروں کے بعد سلام کا ذکر کہیں نہیں ہے تو ہوسکتا ہے کہ راوی نے سلام کا ذکر اس لئے نہ کیا ہو کہ چار تکبیروں کے بعد سلام کا پڑھنا مسلمانوں میں بالکل ظاہر اور معروف تھا اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا۔ بہرحال چار تکبیروں کے بعد رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کا دعا کرنا ہمارے مطلوب پر واضح ہے (بحوالہ مسند احمد ص 356 ج 4، ص 480 ج 3، مصنف عبدالرزاق حدیث 76404، مسند الحمیدی حدیث نمبر 718، سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1503، مصنف ابن ابی شیبہ ص 302 ج 3، المعجم الصغیر حدیث نمبر 12680، المستدرک ص 359,360 ج 1 سنن بیہقی ص 42,43 ج 4)۔

دوسری دلیل

صحیح مسلم حدیث نمبر 963 ، جامع الترمذی حدیث نمبر 1025، سنن النسائی حدیث نمبر 1984 میں ہے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھائی میں نے اس جنازے میں آپ کی دعا کے الفاظ یاد رکھے۔

''اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ والکرم نزلہ و رسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس

وابدلہ دارا خیر من دارہ واھلا خیر من اھلہ و زوجہ خیر من زوجہ واد خلہ الجنۃ اعذہ من عذاب القبر و من عذاب النار''

ترجمہ دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از نماز جنازہ

''اے اللہ اس کی مغفرت فرما اس پر رحم فرما اس کو عافیت میں رکھ اور اس کو معاف فرما اس کی عزت کے ساتھ مہمانی کرا اور اس کے مدخل کو وسیع کرا اور اس کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور اس کے دنیاوی گھر کے بدلہ میں اس سے بہتر گھر عطاء فرما اس کے دنیاوی گھر والوں کے بدلے بہتر گھر والے عطاء فرما اس کی دنیاوی بیوی کے بدلہ میں بہتر بیوی عطاء فرما اس کو جنت میں داخل فرما اس کو عذاب قبر و عذاب جہنم سے محفوظ رکھ''

حضرت عوفؓ کہتے ہیں کہ حضور کے منہ مبارک سے یہ دعا کے الفاظ سن کر اس وقت میں نے یہ تمنا کی کہ کاش! وہ مرنے والا میں ہوتا (تا کہ یہ دعا مجھے مل جاتی) بحوالہ تفسیر التبیان القرآن ص245ج10

فائدہ

نماز جنازہ کے اندر جو دعا ہے اس کو آہستہ پڑھا جاتا ہے اور اس دعا کو صحابی رسول حضرت عوف بن مالکؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد کر لیا تھا۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ نے یہ دعا بلند آواز سے پڑھی جو صحابیؓ نے سن کر یاد کر لی اور جہراً دعا نماز جنازہ یا کسی اور نماز میں نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ قرآن کا حکم ہے کہ

'' فاذا فرغت فانصب'' کا معنی شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تفسیر عزیزی پارہ 30 ص 367 مطبوعہ دیو بند میں یہ لکھا ہے جب فرض نماز سے فارغ ہو تو دعا کے واسطے ہاتھ اٹھا۔ نماز کے اندر دعا کیلئے ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے اور نص قطعی قرآنی '' ولا تصل علی احدمنکم مات'' کی رو سے نماز جنازہ نماز ہے اور فرض کفایہ ہے اور فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر

دعا مانگنے کا حکم خداوندی ہے۔

حدیث پاک میں جو دعا ہے وہ دعا نماز جنازہ کے بعد پڑھی گئی اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ محدثین نے اس دعا کو نماز جنازہ میں پڑھی جانیوالی دعا کے باب میں ذکر کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں کوئی ایسا لفظ نہیں جو اس پر دلالت کرتا ہو کہ یہ وہ دعا ہے جو نماز جنازہ کے اندر پڑھی جاتی ہے۔ بلکہ حضرت عوف بن مالکؓ کا اس دعا کو رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کرنا اس پر ظاہر اور واضح قرینہ ہے کہ یہ دعا نماز جنازہ کے بعد پڑھی گئی تھی اور محدثین کا اس دعا کو نماز جنازہ کے اندر پڑھنے پر محمول کرنا محض ان کی ذاتی رائے ہے۔ آقا دو عالم ﷺ نے تو ان کو نہیں فرمایا تھا کہ تم اس حدیث کو اس باب میں درج کرو۔

تیسری دلیل

مصنف ابن ابی شیبہ ص 331 ج3 مطبوعہ ادارہ القرآن کراچی میں ہے عمیر بن سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مولا علیؓ کے ساتھ یزید بن مکنف کی نماز جنازہ پڑھی، مولا علیؓ نے چار تکبیریں پڑھیں پھر کچھ چلے حتیٰ کہ جنازہ کے پاس آئے اور یہ دعا کی

" اللھم عبدک ابن عبدک نزل بک الیوم فاغفرلہ ذنبہ و سع علیہ مدخلہ "

اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے آج اس پر موت طاری ہوئی ہے تو اس کے گناہ کو بخش دے اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے۔

پھر مولا علیؓ کچھ چل کر اس کے پاس آئے اور دعا کی

" اللھم عبدک ابن عبدک نزل بک الیہ ماغفرلہ ذنبہ ووسع علیہ مدخلہ فانا لانعلم منہ الاخیرا وانت اعلم بہ "

ترجمہ: اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے آج اس پر موت طاری ہوئی تو اس کے گناہ بخش دے اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے کیونکہ ہمیں اس کے متعلق خیر کے سوا کچھ علم نہیں ہے اور اس کا خوب علم تجھ ہی کو ہے۔

چوتھی دلیل

مسبوط از شمس الآئمہ امام سرخسی ص 107 ج 4 مطبوعہ بیروت حضرت ابن عباسؓ وابن عمرؓ جنازہ سے رہ گئے جب وہ اس جنازے پر آئے تو انہوں نے میت پر صرف استغفار پڑھا (معترض کے سوال کا جواب مل گیا) عبداللہ بن سلامؓ حضرت عمرؓ کے جنازہ سے رہ گئے تو کہا کہ اگر تم نے نماز جنازہ پڑھنے میں مجھ پر سبقت کر لی تو ان کیلئے دعائے مغفرت کرنے میں تو سبقت نہ کرو۔

فائدہ

معلوم ہوا جنازہ کے بعد استغفار اور مغفرت کی دعا سنت صحابہؓ ہے۔

ایسا ہی البدائع والصنائع ص 338 ج 2، میں ہے۔" نماز جنازہ کے بعد استغفار اور دعائے مغفرت (یا اللہ اس کو بخش) سنت رسول علیہ وسنت صحابہؓ ہے"۔

المحیط برہانی ص 333 ج 3 میں ہے" سرکار علیہ نے فرمایا جنازہ دوبارہ نہیں اب جنازہ کے بعد میت کیلئے استغفار اور دعائے مغفرت کرو کہ یا اللہ اس کی مغفرت فرما"۔

فقہائے احناف کے ارشادات

زیادتی کے شبہ سے بچنے کیلئے منع کے مفتی حوالے پڑھنے والو یہ بھی پڑھو

نوادر میں ہے یہ دعا جائز ہے۔ المحیط برہانی ص 338 ج 2 میں منع کے بعد یہ الفاظ بھی ہیں کہ نوادر کی روایت میں ہے کہ یہ دعا جائز ہے۔ البحر الرائق شرح کنز الدقائق ص 183 ج 2 میں منع کے ساتھ یہ الفاظ بھی ہیں کہ امام فضلیؒ نے فرمایا جنازہ کے بعد دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں۔ نہر الفائق شرح کنز الدقائق ص 394 ج 1 مطبوعہ کراچی میں منع کے ساتھ یہ الفاظ بھی ہیں۔ بعض مشائخ نے کہا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد یہ دعا کرے

ربنا اتنا فی الدنیا حسنہ وفی الاخرۃ حسنہ اور بعض میں کہا کہ جنازہ کے بعد یہ دعا کرے

"اللھم لاتحرمنا اجرہ ولا تفتن بعدہ واغفرلنا ولہ"

اور بعض میں کہا یہ دعا کرے ربنا لا تزغ قلوبنا.......... الی آخرہ (النھر الفائق ص 394 ج 1

علامہ ابراہیم حلبی متوفی 956ھ اور علامہ شیخ زادہ داماد آفندی نے بھی اسی طرح لکھا (غنیۃ المستملی ص585,586 مجمع الانہر ص271ج10

فقھاء کی عبارات کا ماحصل

اگر نماز جنازہ کے بعد متصل سلام پھیرنے کے بغیر صفیں توڑے وہیں کھڑے کھڑے میت کیلئے دعا کی تو یہ ظاھر الروایۃ میں ممنوع ہے۔لیکن نوادر کی عبارات میں امام فضلیؒ اور دیگر کی عبارات میں مذکور ہے کہ اس کیفیت سے بھی نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا جائز ہے اور اگر نماز جنازہ کے بعد صفیں توڑ کر میت کیلئے دعا کی جائے جیسا کہ اہلسنت کا مروجہ طریقہ ہے تو پھر یہ کسی کے اعتبار سے بھی ممنوع نہیں اور اس کے جواز اور استحسان میں کوئی کلام نہیں (تفسیر التبیان القرآن ص246ج10)

مانعین کے بڑے ولی نواب قطب الدین کی کتاب مظاہر حق شرح مشکوۃ بحث اسماء الرجال تتمہ جلد رابع ص83 میں ہے حضورﷺ نے طلحہ بن براء الانصاری کی نماز جنازہ پڑھی اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی (ترجمہ دعا بقلم دیوبندی)

''کہ اے اللہ طلحہؓ سے اس حال میں ملاقات کر کہ تو ان کو دیکھ کر مسکرائے اور وہ تجھ کو دیکھ کر ہنسے یعنی تو اس سے خوش ہو اور وہ تجھ سے خوش ہو'' (اس حدیث کا ماخذ طبرانی ہے وہاں دیکھیں)

ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ میں ہے ''قرء علیٰ الجنازہ بفاتحہ الکتٰب حضورﷺ نے جنازہ پر فاتحہ پڑھی'' اس کے ماتحت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دھلویؒ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ ص686 ج1 میں لکھتے ہیں '' فاتحہ بر جنازہ بعد از نماز بقصد تبرک خواندا باشد چنانکہ آلان متعارف است'' یعنی نماز جنازہ کے بعد سرکارﷺ نے میت پر بقصد تبرک فاتحہ پڑھی جیسے کہ آج کل مسلمان دعا مانگتے ہیں۔شیخ محقق نے اس فعل سے منع نہ فرمایا بلکہ سنت قرار دیا۔دعا کے الفاظ کا مطالبہ بھی پورا ہو گیا۔

یہ بات اپنے اکابرین سے پوچھو

تمہارے مزعومہ شیخ العرب والعجم علامہ عبدالستار تونسوی کے والدین (اللہ ان کی مغفرت فرمائے کیونکہ وہ صحیح العقیدہ سنی اور خواجگان تونسہ شریف کے مرید تھے) کے جنازہ پر بقول اہلیان تونسہ شریف نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی گئی۔ اب علامہ تونسوی سے دریافت کرو کہ آپ نے کونسی دعا مانگی تھی۔ ہم سے کیوں پوچھتے ہو نیز مفتی محمود کا چوتھا اور آخری جنازہ جوان کے آبائی گاؤں عبدالخیل میں پڑھایا گیا تھا ڈیرہ ومضافات ڈیرہ کے ہر فرد کو یقینی علم ہے کہ ان کی نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی گئی تھی اب یہ بات علمائے حق سے پوچھنے کی بجائے اپنے اکابرین علامہ فضل الرحمٰن، لطف الرحمٰن اور عطاء الرحمٰن سے پوچھو کہ ان لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر کونسی دعا مانگی تھی؟ فیصلہ ان پر ہے کہ کتنا بڑا گناہ کیا؟ اگر وہ گنہگار نہیں تو ہم پر الزام کیوں؟

اگر ہمارے پاس جواب کے دلائل نہ بھی ہوتے تو جب بھی یہ دعا مسنون تھی

دیوبندی امت کے حکیم **علامہ اشرف علی تھانوی کی ججمنٹ**

بہشتی گوہر بہشتی زیور حصہ نمبر 11 مطبوعہ کراچی باب نماز عیدین ص 934 میں ہے "بعد نماز عیدین کے یا بعد خطبہ کے دعا مانگنا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا"۔

اب اہل سنت کو بھی یہ کہنے کا حق ہونا چاہیے کہ ہمارے پاس تو دعا بعد جنازہ کے کافی دلائل ہیں اگر یہ دلائل نہ بھی ہوتے اور کوئی ہٹ دھرم ان کو نہ مانے تو بقول تھانوی ہر نماز کے بعد دعا مسنون ہے اس لئے بعد نماز جنازہ بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا

(بحمد اللہ تعالیٰ)

فقیر **ابوالرضا نیر** مجددی رضوی، باروی، چشتی، قادری، سعیدی

دربار ہوت والا شریف **جمن شاہ ضلع لیہ**

0300-8762350